

مفرداتِ قرآنی کی لغوی تحقیق: مولانا مودودی کی کاوشوں کا مطالعہ

A Lexical Investigation of *Qur'ānic* Phrases: A Study of *Mawlānā Mawdūdī's* Efforts

Nusaibah Iqbal

*Doctoral Candidate, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab
University, Lahore, Pakistan*

Prof. Dr. Haris Mubeen

*Professor, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University, Lahore,
Pakistan*

Dr. Hafiz Muhammad Abrar Awan

*PhD Islamic Studies, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University,
Lahore*

Abstract

Mawlānā Mawdūdī's services in the field of Quranic studies are valuable. This article studies his efforts regarding investigations of Quranic phrases. It finds that while doing lexical research of the words, he considered the composition of the Quranic words in terms of Arabic language, grammar and syntax, dictionaries, its uses in other places of the Quran and Sunnah *Mutawātara*. This is followed by contextualization while keeping in mind the comprehensiveness, because the same translation everywhere does not make the meaning clear. Thus, he successfully tried to adapt the meaning of verses in a clear way. His research of lexical investigations of Quranic Phrases helps a lot in understanding the Quran.

Key words: *Mawdūdī*, Qur'anic Phrases, Lexical Investigation

تمہید

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (1903-1979) بیسویں صدی کے موثر ترین مفکر اسلام، مفسر قرآن، سیرت نگار، انشاء پرداز، نامور صحافی اسلامی تہذیب و تمدن اور نظام سیاست و معشیت کے شارح اور فکری اعتبار سے سب سے بڑے متکلم اسلام تھے جنہوں نے اسلامی نظام حیات کے بارے میں اپنے میں اپنے Scientific اسلوب نگارش سے مشرق و مغرب کے جدید تعلیم

یافتہ نوجوانوں کو سب سے زیادہ متاثر کیا۔ اور انہیں انقلاب کیلئے تیار کیا۔ ان کا کہنا تھا۔ اے اسلام کا نام لینے والو، قرآن کی دعوت لیکر اٹھو اور دنیا پر چھا جاؤ۔⁽¹⁾ آپ کے علمی سرمائے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک ہمہ گیر قسم کے کثیر التصانیف مصنف تھے۔ جنہوں نے الجہاد فی الاسلام، سیرت سرور عالم، خلافت و ملوکیت، سنت کی آئینی حیثیت اور پردہ جیسی معرکۃ الاراء کتب لکھیں۔ لیکن قرآنیات کے میدان میں جو عظمت و سریت، تفہیم القرآن کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آسکی۔ یہ تفسیر اردو زبان میں بڑے سائز کی 6 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس کا آغاز 1942ء میں ہوا اور 1972ء میں اختتام پذیر ہوئی۔ اور دنیا کے دیگر زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔ مولانا نے تفہیم القرآن میں جہاں تاریخ، سیرت اور جدید سائنسی اور فلکیاتی تحقیقات سے استفادہ کیا ہے۔ وہیں انہوں نے قرآن کے بعض اہم الفاظ و اصطلاحات یعنی مفردات قرآن کی تشریح و توضیح بھی لغت اور دیگر کتب کی روشنی میں کی ہے۔ کیونکہ فہم قرآن کے لیے ان مفردات واحد، اصطلاحات کا صحیح مفہوم جاننا انتہائی ضروری ہے۔ جیسا کہ امام سیوطی نے الاقان فی علوم القرآن میں لکھا۔ ”مفردات قرآن میں مفسر کیلئے ضروری ہے کہ وہ الفاظ کی تحقیق کرے لغوی، نحوی، اور صرفی تشریح و وضاحت کے بعد معنی و مفہوم متعین کرے۔“⁽²⁾ مولانا مودودی نے اپنی تفسیر میں آزاد ترجمانی کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور عربی میں کی ترجمانی اردوئے مبین میں کی ہے۔ اس آزاد ترجمانی کو مفردات قرآنی کی لغوی تحقیق کے ساتھ معتبر بنایا ہے اور کہیں بھی کوئی ایسا مطلب نہیں لیا جو الفاظ قرآنی سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ ایک خط میں لکھتے ہیں: ”قرآن کی تفسیر میں میرا مسلک یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ میں جس حد تک وسعت ہے میں اسکی حدود میں رہ کر اسکی تفسیر کرتا ہوں ان حدود سے باہر جا کر اپنے تخیل سے کوئی ایسی بات حتی الامکان بیان نہیں کرتا جسکی گنجائش الفاظ قرآن میں نہ ہو۔“⁽³⁾ مفردات قرآن کی تعبیر و تاویل کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ”آپ قرآن کی تعبیر و تاویل کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں آپ جس آیت کے معانی سمجھنا چاہتے ہوں پہلے عربی زبان کے لحاظ سے اس کے الفاظ و ترکیب پر غور کریں۔ پھر اس مضمون سے تعلق رکھنے والی جو دوسری آیات قرآن میں مختلف مقامات پر موجود ہیں ان کو جمع کر کے دیکھیں کہ زیر بحث آیت کی ممکن تعبیرات میں سے کونسی تعبیر ان سے مطابقت رکھتی ہے۔“⁽⁴⁾ مفردات قرآنی کی تحقیق کا کام نزول قرآن سے اب تک ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔ مفسرین، محدثین اور سیرت نگاروں نے اپنی کتابوں میں جا بجا الفاظ قرآنی کی لغوی تحقیق بیان کی۔ یہاں تک کہ اس پر مستقل کتابیں لکھی جانے لگیں۔ جن کو غریب القرآن، مجاز القرآن، معانی القرآن، مفردات القرآن اور لغات القرآن کا نام دیا گیا۔ مثلاً خلیل نحوی کی العین کی الحمہ جوہری کی اصحاح ابن منظور کی لسان العرب فیروز آبادی زرکشی نے امام راغب کی مفردات کو سب سے عمدہ قرار دیا ہے۔ دور حاضر میں امام حمید الدین فراہی، ۱۹۳۰-۱۸۶۳ نے بھی مفردات القرآن کے نام سے کتاب تالیف کی جس نے مابعد تفسیری ادب پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ مولانا مودودی نے بھی اس استفادہ کیا۔

مفردات قرآن کے حوالے سے مولانا مودودی نے کوئی مستقل کتاب تو تصنیف نہیں کی ہاں البتہ ایک مختصر کتابچہ قرآن کی 4 بنیادوی اصطلاحات کے نام سے تصنیف کیا۔ جس میں انہوں نے قرآن کی 4 بنیادوں اصطلاحات الہ رب عبادہ دین پر سیر حاصل تحقیق کی ہے۔ مفردات قرآن کے حوالے سے مولانا کا سب سے بڑا علمی ذخیرہ تفہیم القرآن ہے جس میں انہوں نے ۵۰ سے زائد مفردات پر تحقیق کی ہے۔ لیکن یہ مفردات ان کی تفسیر میں مختلف مقامات پر منتشر شکل میں درج ہیں۔ حال ہی میں طلحہ ایوب اصلاحی نے اپنی تالیف۔ الفاظ قرآنی کی تفہیم میں مولانا کے ان منتشر مفردات کو مرتب شکل میں جمع کر دیا

ہے۔ جسے قرآن وسنت اکیڑی نئی دہلی نے جنوری 2005 میں شائع کیا ہے اس کے علاوہ کچھ مفردات ہمیں میں بھی ملتے ہیں۔ جو مولانا سے پوچھا گیا سوالات کا مجموعہ ہے۔ مثلاً حروف مقطعات کی بحث رسائل و مسائل میں ملتی ہے۔

مصادر مفردات قرآن

مفردات قرآن کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے مولانا کے پیش نظر تمام اول تفاسیر اور عربی کتب لغت رہتی تھیں۔ انہوں نے خاص طور پر جن کتب سے استفادہ وہ حسب ذیل ہیں۔

لغات

لسان العرب، القاموس، اقرب الموارد، الصحاح، الصراح، منتهی الارب، مد القاموس اور امام راغب کی المفردات فی غریب القرآن۔

تراجم

شاہ والی اللہ کا ترجمہ فتح الرحمن، شاہ رفیع الدین دہلوی کا ترجمہ قرآن، شاہ عبدالقادر کا ترجمہ موضح القرآن، اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور علامہ آلوسی کا ترجمہ قرآن جو ان کی تفسیر میں ہے۔

تفاسیر

تفسیر طبری، تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر، کشاف، تفسیر ابن کثیر، تفسیر عثمانی، روح المعانی، بیان القرآن، معالم التنزیل، تفسیر جلالین، تفسیر خازن، فتح القدر۔ اس کے علاوہ بائبل، انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا، تاریخ طبری صحاح ستہ، مؤطا، مسند احمد، مستدرک حاکم اور مشکوٰۃ سے استفادہ کیا۔

کتب فقہ

الحلی، الملل والنحل، شرح فقہ الاکبر، الاسباہ والنظار، الاقتصاد، شرح طحاویہ وغیرہ (لفظ خاتم النبیین کی تحقیق میں ضمیمہ میں ان سے استفادہ کیا ہے۔

شعراء

عالمقہ، فرزدق، لبید بن ربیعہ، حطیبہ، اخطل العشی الخرمائی، نابغہ، عمر بن حی، مہاہل، فزار بن زید، العدوانی اجدع ہمدانی اور طرفہ کے اشعار سے استفادہ کیا۔ لیکن وہ محض مقلد اور نقال کبھی نہیں رہے بلکہ ان میں ایک تحقیقی شان نظر آتی تھی۔ وہ تمام کتب سے استفادہ کے بعد کسی ایک معنی کے حق میں اپنی رائے ضرور دیتے تھے۔ آئندہ سطور میں مفردات قرآنی کی تحقیق مودودی کے چند پہلوؤں کی جانب اشارہ کیا جا رہا ہے۔

اعلام واماکن قرآن کی تحقیق

مفردات قرآنی کے سلسلہ میں مولانا مودودی کا ایک قابل قدر کام قرآن پاک میں مذکور شخصیات، اقوام، قبائل، مذاہب، اصنام اور اماکن وغیرہ کی لغوی تحقیق ہے اس سلسلہ میں کافی مواد ان کی شاہکار تفسیر تفہیم القرآن میں موجود ہے۔ مثال کے طور پر عاد، ثمود، مدین، اصحاب الحجر، عدن، جزہم، حمیر، تیج، مجوس، قارون، صابی، موسیٰ، ذوالقرنین، ذوالنون، سبا، حنیف، لاٹ، عزی، مناتہ، جبل، سواع، یعوق، یغوث، نسر، احتف، ربوہ، طوی، جودی، اور دیگر بہت سے الفاظ کی تحقیق ملتی ہے۔ مودودی نے ان الفاظ کے غیر عربی ماخذ کی جانب بھی اشارہ کیا ہے۔ الفاظ کس طرح ارتقاء اور تبدیلی کے مراحل سے

گزرتے ہوئے موجودہ صورت میں پہنچتے ہیں۔ ان کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے لفظ موسیٰ کی یہ تحقیق پیش کی ہے۔ ”بائبل اور تلمود سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے کا نام موسیٰ فرعون کے گھر میں رکھا گیا تھا۔ یہ عبرانی زبان کا نہیں بلکہ قبضی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں۔ میں نے اسے پانی سے نکالا قدیم مصری زبان سے بھی حضرت موسیٰ کے نام کی یہ تخریج صحیح ثابت ہوتی ہے۔ اس زبان میں موپانی کو اور اوشے کا مطلب تھا بچایا ہوا۔“ (۵) بعل کے لغوی معنی آقا، سردار اور مالک کے ہیں۔ شوہر کے لیے بھی یہ لفظ بولا جاتا تھا۔ اور متعدد مقامات پر خود قرآن میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۸، سورہ النساء آیت ۱۲، سورہ ہود آیت ۷۲، اور سورہ نور آیت ۳۱ میں۔ لیکن قدیم زمانے میں سامی اقوام اس لفظ کو الہ یا خداوند کے معنی میں استعمال کرتی تھیں۔ اور انہوں نے ایک خاص دیوتا کو بعل کے نام سے موسوم کر رکھا تھا۔ جو سب سے بڑا ازدیوت تھا۔ اس میں اختلاف ہے کہ آیا بعل سے مراد سورج ہے یا مشتری بہر حال بابل سے مصر تک یورپ مشرق وسطیٰ میں بعل پرستی پھیلی ہوئی تھی۔ الخ (۶) احقاف کی لغوی تحقیق یوں کرت ہیں۔ اور اسکے لغوی معنی ہیں۔ ریت کے لمبے لمبے ٹیلے جو بلندی میں پہاڑیوں کی حد کو نہ پہنچے ہوں۔ لیکن اصطلاحاً یہ صحرائے عرب (الربع الخالی) کے جنوب مغربی حصے کا نام ہے۔ جہاں آج کوئی آبادی نہیں ہے۔ الخ۔۔۔۔۔ (۷)

اصطلاحات کی تحقیق

قرآن کریم میں بہت سے ایسے الفاظ ہیں جن کے معانی یوں تو لغت میں کچھ اور ہیں لیکن قرآن میں انہیں کسی قدر مختلف اور مخصوص معانی میں استعمال کیا گیا ہے، اس طرح انہیں۔ اصطلاحات کی حیثیت حاصل ہوگی ہے۔ مثلاً عبادۃ، صلوة، زکوٰۃ، صوم، قنوت، خشوع، تبتل، جہاد، توکل، صبر، شکر، احسان، فضل، وحی، تقویٰ، ربو، جت، طاعت، شرع، دین، صدقہ، نکاح وغیرہ مولانا مودودی نے ان تمام الفاظ کی تحقیق کی ہے۔ اور ان کے لغوی اور اصطلاحی معانی کی وضاحت کی ہے۔ اور ان چار اصطلاح پر الگ سے کتابچہ قرآن کی 4 بنیادی اصطلاحیں، کے نام سے تصنیف کیا ہے۔ جس میں الہ عبادۃ اور دین جیسی اصطلاحات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ مثلاً لفظ دین کے بارے میں فرماتے ہیں: ”قدم عرب میں لفظ دین مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ 1. غلبہ و اقتدار 2. اطاعت و بندگی 3. شریعت و قانون و طریقہ 4. محاسبہ و فیصلہ اور جزا و سزا ان چار معنوں کے لیے لغت لسان العرب اور اشعار سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ قرآن اس لفظ کو انہی مفہومات میں استعمال کرتا ہے۔ جن میں یہ اہل عرب کی بول چال میں مستعمل تھا۔ لیکن اسکے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ وہ دین کو ایک جامع اصطلاح کی حیثیت سے استعمال کرتا ہے اور اس سے ایک ایسا نظام زندگی مراد لیتا ہے۔ جس میں انسان کسی کا اقتدار اعلیٰ تسلیم کر کے اسکی اطاعت قبول کرے اور اسکے حدود قوانین کے مطابق زندگی گزارے اور اسی کے مطابق جزا سزا کا امیدوار ہو۔ غالباً دنیا کی کسی زبان میں کوئی اصطلاح ایسی جامع نہیں ہے جو اس پورے نظام پر حاوی ہو۔ موجودہ زمانے کا لفظ State کسی حد تک اسکے قریب پہنچ گیا ہے لیکن ابھی اسے دین کے پورے معنوی حدود پر حاوی ہونے کے لیے مزید وسعت درکار ہے۔“ (۸) طاعت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں: ”طاعت لغت کے اعتبار سے ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو اپنی جائز حد سے تجاوز کر گیا ہو۔ قرآن کی اصطلاح میں طاعت سے مراد وہ بندہ ہے جو بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خود آقا کی خداوندی کا دم بھرے اور خدا کے بندوں سے اپنی بندگی کرائیں۔“ (۹) لفظ شرع کے بارے میں فرماتے ہیں: ”شرح کے لغوی معنی راستہ بنانے کے ہیں اور اصطلاحاً اس سے مراد طریقہ اور ضابطہ اور قاعدہ مقرر کرنا ہے عربی زبان میں اسی اصطلاحی معنی کے لحاظ سے تشریح کا لفظ قانون سازی Legislation کا،

شرح اور شریعت کا لفظ قانون اور شارع کا لفظ واضح قانون Lawgiver کا ہم معنی سمجھا جاتا ہے یہ تشریح خداوندی دراصل فطری اور منطقی نتیجہ سے ان اصولی حقائق کا جو قرآن میں جگہ جگہ بیان ہوئے ہیں۔۔۔ الخ،⁽¹⁰⁾ دیگر الفاظ کی تحقیق

اعلام و اماکن اور اصطلاح کے علاوہ دیگر بہت سے الفاظ کی بھی مولانا مودودی نے تحقیق پیش کی ہے۔ انہوں نے ہر لفظ کے لغوی معنی بیان کیے ہیں۔ نیز اس معنی کی بھی نشاندہی کی ہے۔ جس میں وہ قرآن میں استعمال ہوا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ فتح کی آخری آیت ۲۹ میں اشد اعلیٰ الکفایہ کی تحقیق یوں کرتے ہیں۔ ”عربی زبان میں کہتے ہیں فلان شدید علیہ منوں شخص اس پر شدید ہے یعنی اسکورام کرنا اور اپنے مطلب پر ہونا اسکے لیے مشکل ہے۔ کفار پر اصحاب محمد ﷺ کے سخت ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کافروں کے ساتھ درشتی اور تند خوئی سے پیش آتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اعیان اصول کی مضبوطی، سیرت کی طاقت اور ایمانی قرابت کی وجہ کفار کے مقابلے میں پتھر کی چٹان کا حکم رکھتے ہیں وہ ہوم کی ناک نہیں ہیں کہ کافر جہ ہر جا ہیں موڑ دیں۔⁽¹¹⁾ اور اسی طرح سورۃ مائدہ کی آیت ۵۴ میں اعزۃ علی الکفرین کا بھی یہی مطلب مراد لیا ہے۔“ سورہ انشراح کی آیت ہے الم انشراح لک صدرک یہ تعبیر دیگر مقامات پر بھی اختیار کی گئی ہے۔ شرح صدر کی وضاحت یوں فرمائی ہے۔ دوسینہ کھولنے کا لفظ قرآن میں جن معنوں میں آیا ہے ان پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے دو معانی ہیں۔

1. شرح صدر سے مراد ہر قسم کے ذہنی خلجان اور تردد سے پاک ہو کر اس بات پر پوری طرح مطمئن ہو جانا کہ اسلام کا راستہ میں حق ہے۔ اس معنی میں فرمایا ہے فمن یرد اللہ ان یمدہ یہ بشرح صدرۃ بلاسلام ۰ (انعام: ۱۲۵)
2. شرح صدر سے مراد یہ ہے کہ آدمی کا حوصلہ بلند ہو جائے کسی بڑی سے بڑی مہم پر جانے کے لیے اور نبوت کی زمہداریاں سنبھالنے کے لیے اس میں ہمت پیدا ہو جائے۔

رب اشرح لی صدري ویسر لی امر

عربی زبان کے لحاظ سے شرح صدر کو کسی طرح بھی شق صدر کے معنی میں نہیں لیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس آیت کو معجزہ شق صدر کا ثبوت قرار دیا جاسکتا ہے۔ علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ محققین کے نزدیک اس آیت میں شرح کو شق صدر پر محمول کرنا ایک کمزور بات ہے۔⁽¹²⁾

حمل الشرح فی الایۃ علی شق الصدر ضعیف عند المحققین

غیر عربی زبانوں کے حوالے

مفردات قرآنی کی تحقیق میں مولانا مودودی نے غیر عربی زبانوں سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اگر کسی لفظ کا ماخذ غیر عربی ہے تو اسکی جانب اشارہ کیا ہے۔ جیسا کہ اوپر بعض مثالیں گزری ہیں۔ اسی طرح اگر ایک لفظ یا اس سے ملنے متند الفردوس کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے لکھا ہے۔ فردوس جنہ کے لیے مصروف ترین لفظ ہے جو قریب قریب تمام انسانی زبانوں میں مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔ سنسکرت میں پردیشا، قدیم کلدانی زبان میں پردیسا، قدیم ایرانی (ژند) میں پیری وانزا، عبرانی میں پردیس، ارمنی میں پرویز، فرسانی میں فردسیو، یونانی میں پاراداسوس، لاطینی میں پارادائس اور عربی میں فردوس، یہ لفظ ان سب زبانوں میں ایک ایسے باغ کے لیے بولا جاتا ہے۔ جس کے گرد حصار کھنچا ہو آدمی کی قیام گاہ سے متصل ہو، اس میں ہر قسم کے پھل خصوصاً انگور پائے جاتے ہوں۔ بعض زبانوں میں جانوروں اور پرندوں کا پایا جانا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے۔ قرآن میں اس کا

اطلاق متعدد ہاتھوں کے مجموعے پر کیا گیا ہے۔ سورۃ کہف میں ہے۔ یعنی فردوس ایک بڑی جگہ ہے۔ جس میں بکثرت باغ اور گلشن پائے جاتے ہیں (13) اسی طرح لفظ صلوت کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”صلوت سے مراد یہودیوں کی نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ یہودیوں کے ہاں اس کا اصل نام صلوتا تھا۔ جو آرامی زبان کا لفظ ہے۔ بعید نہیں کہ انگریزی لفظ (Salute) اور (Solution) اسی سے نکل کر لاطینی اور پھر انگریزی میں پہنچا ہو۔“ (14)

کلام عرب (اشعار جاہلیہ) سے استدلال

بسا اوقات مولانا مودودی نے کسی لفظ کے معنی کی تعین و تحقیق کرتے ہوئے کلام عرب خصوصاً اشعار سے بھی استدلال کیا ہے۔ اور بعض ایسے نادر نکتے پیش کیے ہیں۔ جو دوسروں نے پیش نہیں کیے۔ مثلاً رب، دین، الاء، تصعر اللہم جیسے الفاظ کی لغوی تحقیق میں اشعار سے استعارہ لیا ہے۔ مثلاً لفظ رب کی لغوی تحقیق اس انداز سے کی ہے۔ اس لفظ کا مادہ رب ب ہے جس کا ابتدائی مفہوم پر سرش ہے۔ پھر اسی سے تصرف، خبر گیری، اصلاح حال اور اتمام و کمال کا مفہوم پیدا ہوا۔ پھر اسی شبیاد پر فوقیت، سیادت، مالکیت اور آقائی کے مفہوم اس میں پیدا ہو گئے۔ پھر لغت میں اسکے استعمالات بتاتے ہوئے اشعار سے استدلال اس طرح کیا ہے۔ علقمہ بن عبیدہ کا شعر ہے:

وکنت امرأ افضت الیک ربابتی وقبلک رببتنی فضعت ربوتی
یعنی تجھ سے پہلے جو رئیس میرے عربی تھے انہیں میں نے کھو دیا۔ آخر کار میری کفالت و ربابت تیرے ہاتھ آئی۔
لبید بن ربیعہ کہتا ہے:

وامکن یوما رب کندة وانبه ورب معد بنین جنت وعرعر
یہاں رب کندہ سے مراد کندہ کا سرد ہے جس کا حکم چلتا تھا۔
نابغہ ذیبانی کا شعر ہے:

تخب الی النعمان حتی تنالہ فدی لک من رب تلیدی و طارفی
لہذا اس لفظ کی پوری وسعتوں کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ حسب ذیل مفہومات پر حاوی ہے۔
1. پرورش کرنے والا، ضروریات بہم پہنچانے والا، تربیت اور نشوونما دینے والا۔
2. کفیل خبر گیراں، دیکھ بھال اور اصلاح احوال کا ذمہ دار
3. وہ جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔ جس میں متفرق اشخاص مجتمع ہوتے ہوں۔
4. سید مطاع، جس کا حکم چلے جسکی فوقیت و بالادستی تسلیم کی جائے۔
5. مالک، آقا۔

قرآن مجید میں یہ لفظ ان سب معانی میں آتا ہے۔ (15)

لفظ الاء کی تحقیق اس طرح کرتے ہیں:

آلاء کے معنی اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالعموم نعمتوں کے بیان کیے ہیں۔ دوسرے معنی اس لفظ کے قدرت اور عجائب قدرت ہیں۔ اس کے تیسرے معنی ہیں خوبیاں، اوصاف حمیدہ اور کمالات و فضائل۔ اس معنی کو اہل لغت و تفسیر بیان نہیں کیا ہے۔ مگر اشعار عرب سے یہ لفظ کثرت سے اس معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ناغہ کہتا ہے:

هم الملوك وابناء الملوك لهم
فضل على الناس في الالاء والنعمة
ترجمہ: وہ بادشاہ اور شاہزادے ہیں ان کو لوگوں پر اپنی خوبیوں اور نعمتوں میں فضیلت حاصل ہے۔
مہابھل اپنے بھائی کلیب کے مرثیے میں کہتا ہے۔

الحزم والعزم کا نامن طبائعه
ماكل الائه يا قوم احصياها
ترجمہ: حزم اور عزم اسکے اوصاف میں سے تھے لوگوں میں اس کی ساری خوبیاں شمار نہیں کر رہا ہوں۔
فضار بن زید العدوانی نے کہا:

وتحمد الاء البخيل المدرهم
اجرع همداني اپنے گھوڑے کی تعریف میں کہتا ہے۔

واضبت الاء الكميت فمّن يبع
فرسًا فليس جواد نا بمباء

طرفہ کہتا ہے:

كامل يجمع الاء الفتى
نبة سيد سادات خضم

استقراء سے مدد

قرآنی الفاظ کے معانی کی تعیین میں مولانا مودودی نے استقراء سے بہت مدد لی ہے۔ وہ ایک لفظ کے تمام مواقع استعمال اپنے پیش نظر رکھتے ہیں۔ اور ان کی روشنی میں اس لفظ کا صحیح مفہوم متعین کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کوشش کو تفسیر القرآن بالقرآن کا نام دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً لفظ جاہلیت کی تحقیق قرآن کی آیات کی روشنی میں اس طرح کرتے ہیں۔ دور جاہلیت کا لفظ قرآن میں اس مقام کے علاوہ تین جگہ اور استعمال ہوا ہے

1. ال عمران کی آیت ۱۵۴ میں جہاں اللہ کی راہ میں لڑنے سے جی چرانے والوں کے متعلق فرمایا گیا کہ وہ اللہ کے بارے میں حق کے خلاف جاہلیت کے سے گمان رکھتے ہیں۔
2. دوسرے سورۃ المائدہ کی آیت ۱۵۰ میں جہاں خدا کے قانون کے بجائے کسی اور کے قانون کے مطابق اپنے مقدمات کا فیصلہ کرانے والوں کے متعلق فرمایا گیا کہ وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔
3. سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۲۶ جہاں کفار مکہ کے اس فصل کو حمیت جاہلیہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا کہ انہوں نے محض تعصب کی بنا پر مسلمانوں کو عمرہ نہ کرنے دیا۔

ان تمام استعمالات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جاہلیت سے مراد اسلام کی اصطلاح میں ہر وہ طرز عمل ہے جو اسلامی تہذیب و ثقافت اور اسلامی اخلاق و آداب اور اسلامی ذہنیت کے خلاف ہو۔^(۱۶) اسی طرح لفظ عبادت کی لغوی تحقیق میں قرآنی آیات سے استقراء کرتے ہیں۔ عربی زبان میں عبودۃ، عبودیہ اور عبدیہ کے اصل معنی خضوع اور تذلل کے ہیں۔ سب سے بڑی کتاب لسان العرب میں دی گئی تحقیق کا خلاصہ بیان کرتے ہیں:

۱- العبد، المملوک، خلاف الحر، عبد وہ ہے جو کسی کی ملک میں ہو اور آزاد کی ضد ہے (بندگی و غلامی)

۲- العبادۃ الطاعة مع الخضوع: عبادت وہ اطاعت جو پوری فرمانبرداری کے ساتھ ہو۔ (اطاعت و فرمانبرداری)

۳- عبده عبادۃ و معبد أو معبد تاتالہ: اس کی عبادت کی یعنی اس کی پوجا کی۔ (پرستش و پوجا)

۴- عبده و عبده لزمۃ فلم يفارقہ: یعنی وہ اس سے وابستہ ہو گیا اور چھوڑا نہیں۔

۵- ما عبدك عنى ای ما احسبك: کسی کے پاس آنے سے رُک جانا۔ (17)

اس لغوی تحقیق کے بعد وہ قرآن میں لفظ عبادت کے استعمالات بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ لفظ قرآن میں پہلے ۳ مضمون میں استعمال ہوتا کہیں اول دوم ایک ساتھ مراد ہے کہیں معنی دوم اور کہیں سوم اور کہیں تینوں معنی بیک وقت مراد ہیں۔ اور آخر میں قرآنی استعمالات کے بعد حتمی معنی متعین کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ قرآن کی دعوت یہی ہے کہ بندگی، اطاعت اور پرستش جو کچھ بھی ہو اللہ کی ہو۔ لہذا عبادت کے معنی کو کسی ایک مفہوم میں محدود کرنا حقیقت میں قرآن کی دعوت کو محدود کرنا ہے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو لوگ قرآن کی دعوت کا محدود تصور لے کر ایمان لائیں گے وہ اس کی ناقص و نامتام پیروی کریں گے۔ (18)

صرنی اور نحوی تحقیق

قرآنی الفاظ کے معانی کی تعیین کرتے ہوئے آپ نے حسبِ ضرورت صرنی و نحوی مشکلات کا ازالہ بھی کیا ہے اور صرنی و نحوی تشریح کرتے ہوئے مفہوم کی وضاحت کی ہے۔ مثلاً لفظ احد کے بارے میں فرمایا: ”اللہ کے لفظ احد جس طرح استعمال کیا گیا ہے وہ عربی زبان میں اس لفظ کا غیر معمولی استعمال ہے۔ معمولاً یہ لفظ یا تو مضاف معنای الیہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے یوم احد۔ یا نئی عام کیلئے یا عمومیت کا پہلو لیے ہوئے سوالیہ فقرے میں یا عمومیت کے پہلے سے شرطیہ جملے میں یا گنتی کیلئے بولا جاتا ہے۔ ان استعمالات کے سوا نزول قرآن سے پہلے کی عربی زبان میں اس امر کی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ محض لفظ احد وصف کے طور پر کسی شخص یا چیز کے لیے بولا گیا ہو۔ اور نزول قرآن کے بعد یہ لفظ صرف اللہ کی ذاتِ لہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس غیر معمولی طرزِ بیان سے خود بخود یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یکتا و یگانہ ہونا اللہ کی خاص صفت ہے۔ موجودات میں سے کوئی دوسرا اس صفت سے متصف نہیں ہے۔ وہ ایک ہے کوئی اس کا ثانی نہیں۔“ (19) اسی طرح لفظ کوثر، مکاش، مطفین ابتر اور بے شمار دوسرے الفاظ کی صرنی و نحوی تحقیق کے معنی متعین کیے۔ نیز بعض اوقات کسی لفظ سے نکلنے والے مشتقات کا بھی تفصیلی تذکرہ کرتے ہیں۔ مثلاً الصمد سے نکلنے والے تمام مشتقات کا تذکرہ کرتے ہوئے اس لفظ کی لغوی تحقیق کرتے ہیں۔

بلاغی تحقیق

مولانا مودودی نے مفردات قرآن کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے نہ صرف صرنی و نحوی تحقیق کو مد نظر رکھا بلکہ بلاغت کو بھی پیش نظر رکھا۔ تشبیہ، استعارہ، کنایہ، حقیقت و مجاز، اور عربی محاورات و تعبیرات کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ مفردات قرآنی کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔ مثلاً سورۃ شوریٰ کی آیت ۱۱ کی تشریح یوں فرماتے ہیں: لیس کمثلہ شیء کوئی چیز اس کے مانند جیسی نہیں ہے۔ مفسرین اور اہل لغت میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس میں لفظ مثل پر کاف (حرف تشبیہ) کا اضافہ محاورے کے طور پر کیا گیا ہے اور عرب میں یہ طرزِ بیان رائج ہے۔ مثلاً شاعر کہتا ہے و قتل کمثل جذوع الحبل۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ اس جیسا کوئی نہیں کہنے کے بجائے اس کے مثل جیسا کوئی نہیں کہنے میں مبالغہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر طفرض محال اللہ کا کوئی مثل ہوتا تو اس جیسا بھی کوئی نہ ہوتا کجا کہ خو اللہ جیسا کوئی ہو۔ (20) اسی طرح لفظ رجیم جس کے معنی ہیں پھینکا ہوا یا مارا ہوا

اور محاورہ میں یہ لفظ اس شخص کے لیے بولا جاتا ہے جیسے ذلیل و خوار کر کے رکھ دیا ہو یا مقامِ عزت سے گرا دیا ہو۔ اسی طرح لفظ ذات المرجع جس کے لغوی معانی پلٹنے کے ہیں مگر مجازاً عربی زبان میں یہ لفظ بارش کے لیے آتا ہے۔ اسی طرح ممر مستنفرہ بھی ایک عربی محاورہ ہے جو ہوا کو بھانگنے والوں کے لیے تشبیہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح لفظ نکاح کے اصل معنی عقد کے ہیں پھر یہ لفظ استعارة جماع کے لیے استعمال ہونے لگا۔ اسی طرح لفظ نفث کے معنی پھونکنے کے ہیں نفثات جمع ہے نفثہ کی مراد پھونکنے والی عورتیں یا جماعتیں یا نفوس۔ بہر حال یہ لفظ جادو کے لیے استعارہ ہے۔⁽²¹⁾ لفظ تکویر کے معنی لپیٹنے کے ہیں سر پر عمامہ باندھنے کے لیے تکویر العمامہ کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ یہاں روشنی کو عمامہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جو روز قیامت سورج پر لپیٹ دیا جائے گا یعنی روشنی پھیلنا بند ہو جائے گی۔⁽²²⁾ اس طرح مولانا مودودی نے مفردات قرآنی کی لغوی تحقیق میں بلاغت سے بھی بہت مدد لی ہے تاکہ اصل مفہوم قرآن سمجھا سکے۔

حروف مقطعات کی تحقیق

حروف مقطعات کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں کہ لسان العرب کی پہلی جلد میں باب تفسیر الحروف المقطعه میں مفسرین ان کی مختلف تعبیریں کی ہیں۔ پھر مشہور ماہر لغت زجاج کا یہ قول نقل کیا کہ عرب ایک حرف بول ایسا قلمہ مراد لیتے ہیں جس میں وہ حرف پایا جاتا ہو مثلاً؛ قلت لھا قتی فتا لقت یعنی ق سے مراد آقف ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طرز زبان قدیم اہل عرب میں رائج تھا لیکن بعد میں چونکہ یہ رائج نہیں رہا اس لیے یہ معلوم کرنا ہر حرف کس قلمہ پر دلالت کرتا ہے مشکل ہو گیا۔ اس لیے ان کی دلالت متعین کرتے میں اختلاف ہوئے اور کسی ایک تعبیر پر اتفاق نہیں ہو سکا۔۔۔ لیکن ان کے معانی معلوم نہ ہوئے اس ہدایت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا جو قرآن میں انسان کو دی گئی ہے۔⁽²³⁾

جدید سائنسی و فلکیاتی تحقیقات سے استدلال

مولانا مودودی نے بہت سے الفاظ و مفردات کی لغوی تحقیق میں سائنسی و خصوصاً فلکیاتی تحقیقات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ جس نے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو بہت متاثر کیا ہے۔ مثلاً لفظ سحرت کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اصل میں لفظ سحرت استعمال ہوا ہے جو تسخیر سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔ تسخیر عربی زبان میں تنور کے اندر آگ دھکانے کے لیے بولا جاتا ہے۔ بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ کہ قیامت کے روز سمندروں میں آگ بھڑک اٹے گی لیکن اگر پانی کی حقیق لوگوں کی نگاہ میں ہو تو اس میں کوئی قابل تعجب چیز محسوس نہ ہوگی۔ یہ سراسر اللہ کا معجزہ ہے کہ اس نے اکسیجن اور ہائیڈروجن دو ایسی گہوں کو باہم مدہا جن میں سے ایک آگ بھڑکانے والی اور دوسری بھڑک اٹنے والی ہے۔ اور ان دونوں کی ترکیب سے پانی جیسا مادہ پیدا کیا۔ جو آگ بجھانے والا ہے۔ اللہ کی قدرت کا ایک ایک استارہ اس بات کے لیے کافی ہے۔ کہ وہ پانی کی اس ترکیب کو بدل ڈالے لاور یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو کر بھڑکنے اور بھڑکانے میں مصروف ہو جائیں۔ جو ان کی اصل بنیادی خاصیت ہے۔“⁽²⁴⁾

لفظ شہاب مبین کے سلسلہ میں لکھا: ”شہاب مبین کے لغوی معنی شعلہ روشن کے ہیں۔ دوسری جگہ قرآن میں اس کے لیے شہاب ثاقب کا لفظ استعمال ہوا ہے یعنی تاریکی کو چھدنے والا شعلہ اس سے مراد ضروری نہیں کہ وہ ٹوٹنے والا تار اہی ہو جیسے ہماری زبان میں اصطلاحاً شہاب ثاقب کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ کسی اور قسم کی شعاعیں ہوں۔ مثلاً کائناتی شعاعیں (Cosmic Rays) یا ان سے بھی زیادہ شدید کوئی اور قسم ہو جو ابھی ہمارے علم میں نہ آئی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہی شہاب ثاقب مراد ہوں جنہیں تم کبھی کبھی زمین پر گرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ قیاس کیجئے اگر زمین کی بالائی سرحدوں کو مضبوط حصاروں سے محفوظ

نہ کر دیا گیا ہوتا تو ان ٹوٹے والے تاروں کی بارش زمین کا کیا حال کر دیتی یہی حصار ہیں جن کو قرآن نے بروج محفوظ قلعوں کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔“ (25)

مواقع النجوم

اسی طرح لفظ شعری، نجم، ذات الحبک، ذات الرج، وغیرہ کی سائنسی و فلکیاتی تحقیق سے استفادہ کیا۔

حاصل کلام

یہ چند مثالیں اس بات کا ثبوت پیش کرنے کے لئے کافی ہیں کہ مولانا مودودی کی قرآنیات کے میدان میں خدمات قابل قدر ہیں۔ خاص طور پر ان کی مفردات قرآنی کی تحقیقات انتہائی اہم ہیں۔ انھوں نے مفردات کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے عربی زبان کے لحاظ سے قرآنی الفاظ کی ترکیب عربی قواعد، صرف و نحو، کلام جاہلی، لغات، قرآن کے دوسرے مقامات پر اس کے استعمالات اور سنت متواترہ کو مد نظر رکھا۔ اس کے بعد جامعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سیاق سابق کی رعایت کی ہے۔ کیونکہ ہر جگہ ایک ہی ترجمہ کرنے سے مطلب واضح نہیں ہوتا۔ اس طرح آپ کے آیات کے مفہوم کو از روئے مبین میں ڈھالنے کی کامیاب کوشش کی۔ عمدہ الفاظ کا استعمال اور بعض اردو الفاظ پر اعراب کا اہتمام بھی کیا۔ جس سے فہم قرآن میں بہت مدد ملتی ہے۔

References

- ¹ Hafat Rozah Lahore, (Article7), Tafhīm Al-Quran (15 December, 1972AD), 11: 247.
- ² Jalāl al-Dīn Sayūfī, Al-Atqān Fī ‘Ulūm al-Qurān (Beirūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiya, 1999AD), 4: 1981.
- ³ Syad Abū al-A‘alā Madūdī, Makātib(Lahore: Islāmī Publications), 2: 276.
- ⁴ Madūdī, Rasāel wa Masāil, 3: 17.
- ⁵ Syad Abū al-A‘alā Madūdī, Tafhīm al-Qurān(Lahore: Idārah Tarjmān al-Quran, 2020), 3: 619.
- ⁶ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 4: 304.
- ⁷ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 4: 613.
- ⁸ Sayad Abū al-A‘alā Madūdī, Quran Kī 4 Banyādī Iṣṭilāḥīn(Lahore: Islāmīc Publications), 101.
- ⁹ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 1: 196.
- ¹⁰ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 4: 486.
- ¹¹ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 5: 63.
- ¹² Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 6: 378.
- ¹³ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 3: 268.
- ¹⁴ Madūdī, Tafhīm al-Qurān , 3: 233.
- ¹⁵ Madūdī, Quran Kī 4 Banyādī Iṣṭilāḥīn, 29.
- ¹⁶ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 4: 91.
- ¹⁷ Madūdī, Quran Kī 4 Banyādī Iṣṭilāḥīn, 78.
- ¹⁸ Madūdī, Quran Kī 4 Banyādī Iṣṭilāḥīn, 91.
- ¹⁹ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 6: 53.
- ²⁰ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 4: 485.
- ²¹ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 4: 263.
- ²² Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 4: 569.
- ²³ Madūdī, Rasāel wa Masāel, 5: 69, 70.
- ²⁴ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 4: 264.
- ²⁵ Madūdī, Tafhīm al-Qurān, 2: 501.